عظمت مصطفیٰ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

د/ مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ)

AshabulHadith.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا أَمَّا بَعْدُ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾
اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾ (الکوثر: 1-3)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

فہرست

1: مقدمہ
2: عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قصہ
3: اس عظیم قصے میں سے بعض اہم پیغام
4: اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کا حکم
5: حدود کا نفاذ کس کا ذمہ ہے
6: ایک عظیم قاعدہ
7: گستاخانہ فلم

1: مقدمہ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔ (الکوثر: 1-3)

امام ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

اے میرے پیارے پیغمبر جو ہدایت، حق، روشن برہان اور نور مبین سے بغض و نفرت کرنے والا ہے وہی ابتر، کمتر، سب سے ذلیل اور دم کٹا بے نام ہے

(تفسیر ابن کثیر: 8/504)

2: عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قصہ

ابوالیمان، حکم بن نافع، شعیب، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس سے سفیان بن حرب نے بیان کیا کہ ہرقل نے ان کے پاس ایک شخص کو بھیجا (اور وہ اس وقت قریش کے چند سرداروں میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ لوگ شام میں تاجر کی حیثیت سے گئے تھے (یہ واقعہ اس زمانے میں ہوا) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسفیان اور دیگر کفار قریش سے ایک محدود عہد کیا تھا، غرض! سب قریش ہرقل کے پاس آئے، یہ لوگ اس وقت ایلیا میں تھے، تو ہرقل نے ان کو اپنے پاس دربار میں طلب کیا، اور اس کے گرد سرداران روم (بیٹھے ہوئے) تھے، پھر ان (سب قریشیوں) کو اس نے (اپنے قریب بلایا) اپنے ترجمان کو طلب کیا قریشیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سب سے زیادہ اس شخص کا قریب النسب کون ہے، جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں، میں نے کہا میں ان سب سے زیادہ ان کا قریبی رشتہ دار ہوں، یہ سن کر ہرقل نے کہا کہ ابوسفیان کو میرے قریب کردو اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کے قریب رکھو، اور ان کو

ابوسفیان کی پس پشت کھڑا کردو، پھر ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کا حال پوچھتا ہوں (جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اگر مجھ سے جھوٹ بیان کرے، تو تم فوراً اس کی تکذیب کردینا (ابوسفیان کہتے ہیں کہ) اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ میرے اوپر جھوٹ بولنے کا الزام لگائیں گے تو یقینا میں آپ کی نسبت غلط باتیں بیان کردیتا، غرض سب سے پہلے جو ہرقل نے مجھ سے پوچھا، وہ یہ تھا کہ اس نے کہا کہ اس کا نسب تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ ہم میں بڑے نسب والے ہیں، پھر ہرقل نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس سے پہلے بھی اس بات (نبوت) کا دعوی کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں (پھر ہرقل نے) کہا، کہ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گذرا ہے؟ میں نے کہا نہیں (پھر ہرقل نے) کہا کہ امیر لوگ ان کی پیروی کر رہے ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا نہیں، بلکہ کمزور (پھر) ہرقل نے پوچھا آیا ان کے پیروکار (یوم فیوما) بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟، میں نے کہا (کم نہیں ہوتے بلکہ) زیادہ ہوتے جاتے ہیں، ہرقل نے پوچھا، آیا ان میں سے کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد دین کی شدت کے باعث اس دین سے خارج بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں (پھر ہرقل نے) کہا کہ کیا تم ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو اس سے

پہلے جو وہ ابھی کہتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں کیا وہ کبھی وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں اور اب ہم ان کی مہلت میں ہیں ہم نہیں جانتے کہ وہ اس (مہلت کے زمانہ) میں کیا کریں گے (وعدہ خلافی یا ایفائے عہد)، ابوسفیان کہتے ہیں کہ سوائے اس کلمہ کے مجھے اور کوئی موقع نہ ملا کہ میں کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں داخل کردیتا، ہرقل نے کہا آیا تم نے (کبھی) اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں، تو بولا تمہاری جنگ ان سے کیسی رہتی ہے؟، میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈول (کے مثل) رہتی ہے، کہ کبھی وہ ہم سے لے لیتے ہیں اور کبھی ہم ان سے لے لیتے ہیں (کبھی ہم فتح پاتے ہیں اور کبھی وہ) ہرقل نے پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور شرک کی باتیں جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو، اور ہمیں نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اس کے بعد ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دے کہ میں نے تم سے ان کا نسب پوچھا تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان میں اعلی نسب والے ہیں اور تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح (عالی نسب) مبعوث ہوا کرتے ہیں

اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا یہ بات (اپنی نبوت کا دعوی) تم میں سے کسی اور نے بھی کیا تھا، تو تم نے بیان کیا کہ نہیں میں نے (اپنے دل میں) سمجھ لیا کہ اگر یہ بات ان سے پہلے کوئی کہہ چکا ہو تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک شخص ہے جو اس قول کی تقلید کرتے ہیں جو ان سے پہلے کہا جا چکا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا، تو تم نے بیان کیا کہ نہیں، پس میں نے (اپنے دل میں) سمجھ لیا کہ ان کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوگا، تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک شخص ہیں جو اپنے باپ دادا کا ملک حاصل کرنا چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا اس سے پہلے کہ انہوں نے یہ بات کہی ہے ان پر کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہے، تو تم نے کہا کہ نہیں، پس (اب) میں یقینا جانتا ہوں کہ (کوئی شخص) ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگوں پر جھوٹ نہ بولے اور اللہ پر جھوٹ بولے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا بڑے لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے، تو تم نے کہا کہ کمزور لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے، (دراصل) تمام پیغمبروں کے پیرو یہی لوگ (ہوتے رہے) ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں (درحقیقت) ایمان کا کمال کو پہنچنے تک یہی حال ہوتا ہے

اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو تم نے بیان کیا کہ وہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں (درحقیقت) ایمان کا کمال کو پہنچنے تک یہی حال ہوتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص اس کے بعد ان کے دین میں داخل ہو جائے ان کے دین سے ناخوش ہو کر (دین سے) پھر بھی جاتا ہے؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں اور ایمان کی یہی صورت ہے، جب کہ اس کی بشاشت دلوں میں بیٹھ جائے، اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں تو تم نے بیان کیا کہ نہیں (بات یہ ہے کہ) اسی طرح تمام پیغمبر وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کی شریک نہ کرو اور تمہیں بتوں کی پرستش سے منع کرتے ہیں اور تمہیں نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور پرہیزگاری کا حکم دیتے ہیں، پس اگر تمہاری کہی ہوئی بات سچ ہے تو عنقریب وہ میرے ان قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بے شک میں (کتب سابقہ سے) جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں، مگر میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے، پس اگر میں جانتا کہ ان تک پہنچ سکوں گا، تو یقینا میں ان سے ملنے کا بڑا اہتمام کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یقینا میں ان کے پیروں کو دھوتا،

10

پھر ہر قل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مقدس) خط جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دحیہ کلبی کے ہمراہ امیر بصری کے پاس بھیجا تھا اور امیر بصری نے اس کو ہر قل کے پاس بھیج دیا تھا، منگوایا، اور اس کو پڑھوایا، تو اس میں یہ مضمون تھا اللہ نہایت مہربان رحم کرنے والے کے نام سے (یہ خط ہے) اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف، اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے، اس کے بعد واضح ہو کہ میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اسلام لاؤ گے تو (قہرالٰہی) سے بچ جاؤ گے اور اللہ تمہیں تمہارا دوگنا ثواب دے گا اگر تم (میری دعوت سے) منہ پھیرو گے تو بلاشبہ تم پر (تمہاری) تمام رعیت (کے ایمان نہ لانے) کا گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اور تم خدا کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا پروردگار بنائے، خدا فرماتا ہے کہ پھر اگر اہل کتاب اس سے اعراض کریں تو تم کہہ دنیا کہ اس بات کے گواہ رہو کہ ہم خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں

11

ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب ہر قل نے جو کچھ کہا کہہ چکا اور (آپکا) خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے ہاں شور زیادہ ہوا، آوازیں بلند ہوئیں اور ہم لوگ (وہاں سے) نکال دیئے گئے، تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ (دیکھو تو) ابو کبشہ کے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کام ایسا بڑھ گیا کہ اس سے بنی اصفر (روم) کا بادشاہ خوف رکھتا ہے، پس اس وقت سے مجھے ہمیشہ کے لئے اس کا یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور غالب ہو جائیں گے، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اسلام میں داخل فرمایا اور ابن ناطور ایلیا کا حاکم تھا اور ہر قل شام کے نصرانیوں کا سردار تھا، بیان کیا جاتا ہے کہ ہر قل جب ایلیا میں آیا تو ایک دن صبح کو بہت پریشان خاطر اٹھا، تو اس کے بعض خواص نے کہا کہ ہم (اس وقت) آپ کی حالت خراب پاتے ہیں؟ ابن ناطور کہتا ہے کہ ہر قل کاہن تھا، نجوم میں مہارت رکھتا تھا اس نے اپنے خواص سے جب کہ انہوں نے پوچھا، یہ کہا کہ میں نے رات کو جب نجوم میں نظر کی، تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والا بادشاہ غالب ہو گیا تو (دیکھو کہ) اس زمانہ کے لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو یہود کی طرف سے آپ اندیشہ نہ کریں اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں لکھ بھیجئے کہ جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کر دیئے جائیں،

12

پس وہ لوگ اپنی اس تدبیر میں تھے کہ ہر قل کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جسے غسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر بیان کی، جب ہر قل نے اس سے یہ خبر معلوم کی، تو کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کئے ہوئے ہے کہ نہیں، لوگوں نے اس کو دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنے کئے ہوئے ہیں، اور ہر قل نے اس سے عرب کا حال پوچھا، تو اس نے کہا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں، تب ہر قل نے کہا کہ یہی (نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس زمانہ کے لوگوں کا بادشاہ ہے، جو روم پر غالب آئے گا، پھر ہر قل نے اپنے دوست کو رومیہ (یہ حال) لکھ کر بھیجا اور وہ علم (نجوم) میں اسی کا ہم پایہ تھا اور (یہ لکھ کر) ہر قل حمص کی طرف چلا گیا، پھر حمص سے باہر نہیں جانے پایا کہ اس کے دوست کا خط (اسکے جواب میں) آ گیا وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے بارے میں ہر قل کی رائے کی موافقت کرتا تھا اور یہ (اس نے لکھا تھا) کہ وہ نبی ہیں اس کے بعد ہر قل نے سرداران روم کو اپنے محل میں جو حمص میں تھا، طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر لئے جائیں تو وہ بند کر دیئے گئے اور ہر قل (اپنے گھر سے) باہر آیا تو کہا کہ اے روم والو کیا ہدایت اور کامیابی میں (کچھ حصہ) تمہارا بھی ہے اور

13

(تمہیں) یہ منظور ہے کہ تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر ایسا چاہتے ہو) تو اس نبی کی بیعت کر لو، تو (اسکے سنتے ہی) وہ لوگ وحشی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے، تو کواڑوں کو بند پایا بالآخر جب ہر قل نے اس درجے ان کی نفرت دیکھی اور (ان کے) ایمان لانے سے مایوس ہو گیا، تو بولا کہ ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ (جب وہ آئے تو ان سے) کہا میں نے یہ بات ابھی جو کہی تو اس سے تمہارے دین کی مضبوطی کا امتحان لینا تھا وہ مجھے معلوم ہو گئی تب لوگوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے، ہر قل کی آخری حالت یہی رہی ابو عبداللہ کہتا ہے کہ اس حدیث کو (شعیب کے علاوہ) صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے (بھی) زہری سے روایت کیا ہے۔

14

3: عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قصے میں سے بعض اہم پیغام

۱: سیدنا ابو سفیان (رضی اللہ تعالی عنہ) کی فضیلت، یہ واقعہ انکی اسلام قبول کرنے کی بنیادی وجہ تھا۔

۲: سیدنا ابو سفیان (رضی اللہ تعالی عنہ) اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رشتہ دار ہیں

۳: رشتہ دار اپنے رشتہ داروں کا حال دوسروں سے بہتر جانتے ہیں

۴: حیاء اور سچ جاہلیت میں عرب کے اخلاق میں سے تھا جسے اسلام نے اور مضبوط کیا

۵: ہر قل عجمیوں کا سمجھدار اور دانستہ انسان تھا

15

۶: سمجھداری اور دانائی بغیر إیمان کے بے فائدہ ہے

۷: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نسب عرب میں سے سب سے اچھا نسب ہے

۸: انبیاء (علیہم السلام) کے نسب سب سے اچھے تھے

۹: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاق سب سی اچھے تھے۔ (انک لعلی خلق عظیم) (۵۰ سال سے زیادہ ساتھ رہنے والے دشمن بھی ایک غلطی یا نقص نہ پکڑ سکے)

۱۰: انبیاء (علیہم السلام) کے اکثر ساتھی اور متبعین ضعیف اور کمزور تھے

۱۱: سب سے پہلے توحید عبادت کا حکم ہے

۱۲: سب انبیاء (علیہم السلام) کی دعوت و تبلیغ کی بنیاد توحید عبادت تھی

16

۱۳: توحید عبادت کی اہمیت اور فضیلت کا بیان اور یہ کہ لوگوں کی اکثریت اس سے غافل ہے

۱۴: شرک سب سے بڑا گناہ ہے جس کی حقیقت سے اکثر لوگ غافل ہیں

۱۵: نماز اور سچ بولنے کی فضیلت اور اسکے حکم کا بیان

۱۶: اندھی تقلید گمراہی اور ہلاکت کی بنیاد ہے

۱۷: إیمان کی فضیلت اور حقیقت کا بیان (قول، تصدیق و یقین اور عمل، زیادتی اور کمی)

۱۸: إیمان ہی سے سینے کوشادہ اور دلوں میں اطمئنان اور سکون پیدا ہوتا ہے

۱۹: اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (علیم الصلاۃ والسلام) کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیتے تھے

17

۲۰: یہ علامتیں نبوت کی قطعی علامتیں نہیں ہیں، ہر قل نے اپنے علم کے مطابق اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعض خاص علامتیں بیان کی ہیں

۲۱: اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا درجہ بلند و بالا فرمایا حتی کہ روم کا بادشاہ بھی انکے قدموں کو دھونے کا خواشمند تھا (ورفعنا لک ذکرک)

۲۲: (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کی فضیلت کا بیان اور خط و کتابت کا آغاز اس سے کرنے کی سنت کا ثبوت [786، بدعت ہی]

۲۳: کافروں کی عہدوں کے مطابق نام لینے یا لقب سے بلانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ ظاہرا انکی تعظیم ہوتی ہو، دو وجوہات: ۱- دنیا کے لحاظ سے سچ، ۲- تالیف قلب

۲۴: کافروں کو سلام کرنا صرف ایک صورت میں جائز ہے، (السلام علی من اتبع الہدی)

18

۲۵: جو لوگوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے، وہ ان سب لوگوں کے اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے

۲۶: جس نے توحید سے منہ موڑا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کی ہلاکت کا سبب بنا

۲۷: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت و تبلیغ کے بہترین انداز اور حکمت سے کافر بھی متاثر تھے

۲۸: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دعوت و تبلیغ کی بنیادوں میں سے ہیں

۲۹: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہیبت اور رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال دی گئی

۳۰: جس نے حق کو جان بوجھ کر چھوڑا اسکی ساری زندگی غم اور حسرت میں گزرتی ہے

19

۳۱: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی نشانیاں اہل کتاب کی کتابوں میں ثابت ہیں۔

۳۲: دین اسلام میں ختنہ کی فضیلت

۳۳: کہانت اور علم نجوم جاہلیت کی مسائل میں سے ہیں جن کی اسلام نے سختی سے ممانعت کی

۳۴: صرف زبان سے کلمہ شہادت پڑھنا کافی نہیں، کلمہ توحید کی شرطوں کو جاننا ضروری ہے

۳۵: برے لوگوں سے دوستی گمراہی اور ہلاکت کے اسباب میں سے ہے

۳۶: دین دار لوگوں نے ہمیشہ معاشرہ میں عزت اور احترام پایا ہے۔

20

۳۷: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خط کی برکت کا ثبوت

۳۸: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی خبر مل جانے کے بعد انکاری پر حجت کا قیام

۳۹: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عظمت کی گواہی کافروں نے بھی دی

۴۰: نبی رحمت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت مبارکہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

21

4: اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کا حکم

کفر ہے، نواقص اسلام میں سے ہے جس کی سزا قتل ہے

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (التوبۃ: 65)

اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم خدا اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنسی کرتے تھے؟

امام ابن حزم (رحمۃ اللہ علیہ) اس آیت کریمہ کے تعلق سے فرماتے ہیں :

اللہ تعالی نے اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالی یا اسکی آیتوں یا اسکے رسولوں میں سے کسی رسول سے استہزاء (شان میں گستاخی) کرنا کفر ہے ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ (الفصل: 4/244)

ابن خطل کے قتل کا قصہ:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ابن خطل کو قتل کرنے کا حکم دیا، اگرچہ وہ کعبہ کے پردے سے لٹکا ہوا ہو (متفق علیہ)

امام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

ابن خطل نے تین جرم کئے تھے جن کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا

1: قتل کرنا 2: مرتد ہونا

3: اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالی دینا

(الصارم المسلول: 2/265)

کعب بن اشرف یہودی کے قتل کا قصہ:

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کعب بن اشرف کے لئے کون ہے اس نے اللہ تعالی کو اور اللہ تعالی کے پیغمبر کو اذیت دی ہے، محمد بن مسلمۃ، عرض کرتے ہیں: میں ہوں یا رسول اللہ، کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں کہ میں اسکا قتل کروں؟ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جی ہاں (متفق علیہ)

نابینا صحابی کا قصہ:

جس نے اپنی لونڈی کا قتل کیا جو اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتی تھی ، اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تم گواہ رہنا بیشک اسکا خون رائیگا ہے۔ (ابو داود: 3665)

عبداللہ بن سعد بن ابی السرح کا قصہ :

یہ شخص سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا، اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، سیدنا عثمان اسے لے کر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ: اس شخص کی بیعت قبول فرمایئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین مرتبہ اس شخص کی طرف دیکھا، پھر بیعت قبول فرمائی، پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا سمجھدار شخص نہیں تھا جو اسے قتل کر دیتا، جبکہ میں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھ کو بیعت سے روکا، صحابہ کرام نے عرض کی، کہ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)، ہمیں آنکھوں سے کوئی اِشارہ کر دیتے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: کسی نبی کے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا کہ اسکی آنکھوں کی خیانت ہو۔

(رواہ ابو داود: 4359)

25

5: حدود کا نفاذ کس کا ذمہ ہے:

حاکم وقت یا اسکے نائب کا ذمہ ہے

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (نور: 2)

زناکار عورت و مرد میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیے، اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔

امام قرطبیؒ (رحمۃ اللہ علیہ) سورۃ نور کی آیت نمبر ۲ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس حکم کا مخاطب حاکم وقت ہے یا اسکا نائب،

26

امام مالک (رحمۃ اللہ علیہ) مزید فرماتے ہیں: اور آقا اپنے غلاموں پر

امام شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

جن حدود کو اللہ تعالی نے واجب کر دیا زنا، شراب اور قذف وغیرہ میں حاکم وقت ہی کے ہاتھوں ہونا چاہیے اور فاضل واجبۃ لوگ ہی قائم کریں گے۔

امام بیہقی (رحمۃ اللہ علیہ) روایت کرتے ہیں فقہاء مدینہ سے، کہ وہ کہا کرتے تھے کہ: کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی حد قائم کرے سوائے سلطان کے، الا یہ کہ کوئی شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی حد قائم کرے۔

البیہقی "کتاب الحدود" باب حدّ الرجل امتہ إذا زنت (8/245) و" عبد الرزاق"(7/394)

6: ایک عظیم قاعدہ: خرابیوں (مفاسد) سے بچنا خبیوں (مصالح) کو پالینے پر مقدم ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا (البقرۃ: 219)

(اے پیغمبر، لوگ) تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دو کہ ان دونوں (چیزوں) میں بڑا گناہ ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لئے (کچھ) فائدے بھی ہیں

اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: (اے عائشہ اگر تیری قوم نو مسلم نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ دیتا اور اسکی دو دروازے بنا دیتا لوگ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے خارج) (بخاری: 126)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: (اس حدیث سے یہ پیغام ملتا ہے کہ مصلحت کو چھوڑنا تاکہ مفسدہ سے بچا جاسکے اور یہ بھی کہ انکار منکر کو چھوڑنا جب یہ ڈر ہو کہ اس سے بڑا منکر پیدا ہو جائے ...) (فتح الباری: 1 / 225)

امام ابن تیمیہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تعلق سے فرماتی ہیں: (بلکہ حرام ہوتا ہے اگر اسکی خرابی (مفسدہ) اسکی بھلائی (مصلحۃ) سے زیادہ ہو۔

(الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر لشیخ الاسلام ابن تیمیۃ ص11-19).

7: گستاخانہ فلم

1: یہ فلم کس نے بنائی ہے؟

2: یہ فلم کیوں بنائی ہے؟

3: ہمارا ردے عمل کیا رہا اور کیا ہونا چاہے؟

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (التوبۃ: 61)

اور جو لوگ اللہ کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

وجزاكم الله خيراً